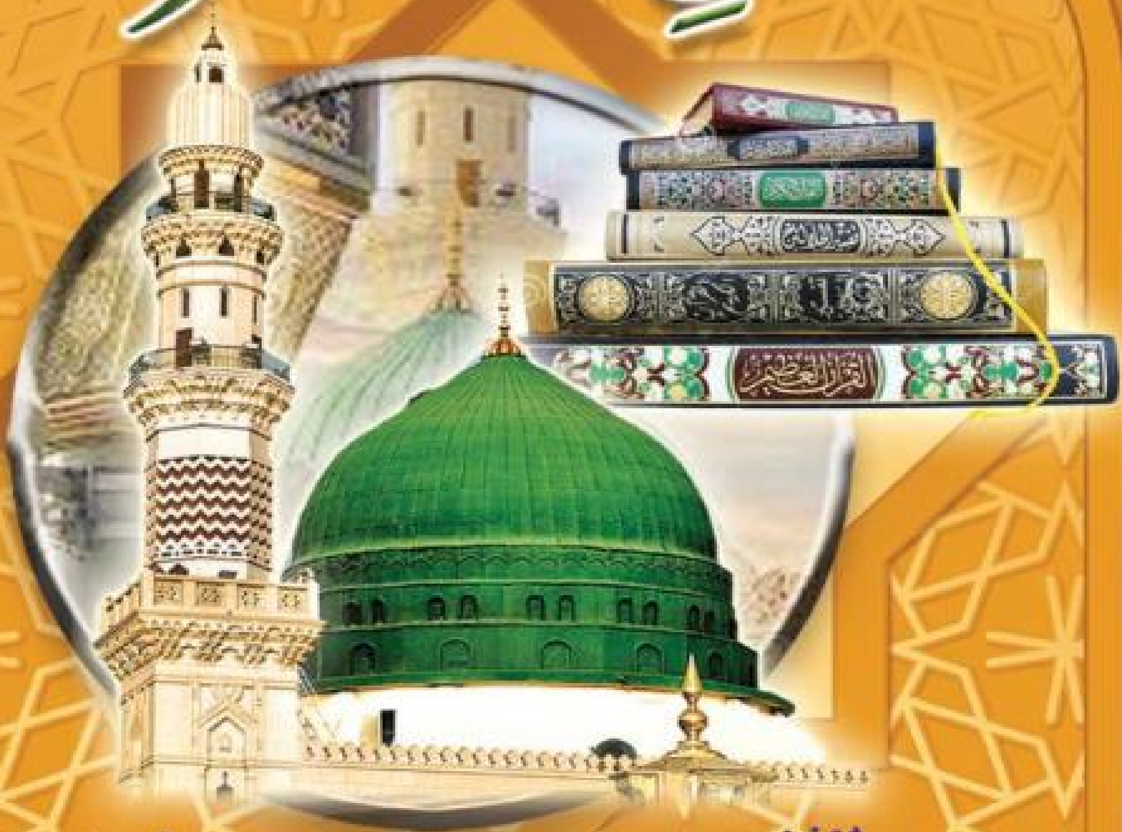
اہل سنت کا نشان
ماہنامہ بقیع کراچی
JULY 2022
مفت سلسلہ اشاعت نمبر 337
Regd. # MC-1177

كتابُ الأربَعِين في تَصحِيحِ المُعَامَلَة

کا پہلا اردو ترجمہ بنام

اربعین حُسنِ معاشرت



مصنف
إمام الصوفية، صاحب الرسالة القشيرية، زين الإسلام
امام ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن قشیری
علیہ الرحمہ (376-465ھ)

ترجمہ و تخریج
مفتی خالد کمال اشرفی مصباحی
[ناظم اعلیٰ دار العلوم اشرف العلوم [illegible]]

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰
Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

كتاب الاربعين فی تصحیح المعاملة

کا پہلا اردو ترجمہ بنام

اربعین

حسن معاشرت

مصنف:

إمام الصوفية، صاحب الرسالة القشيرية، زين الإسلام

امام ابو القاسم عبد الكريم بن ہوازن قشیری

علیہ الرحمہ (376-465ھ)



ترجمہ و تخریج:

مفتی خالد کمال اشرفی مصباحی

[ناظم اعلیٰ - دار العلوم اشرف العلوم، لکھی پور، اتر دیناج پور، بنگال]



ناشر:

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

✿......نام کتاب : کتاب الاربعین فی تصحیح المعاملۃ

✿......اردو نام : اربعین حسن معاشرت

✿......مرتب : امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری (376-465ھ)

✿......مترجم : مفتی خالد کمال اشرفی مصباحی

✿......تصحیح : مفتی عبدالخبیر اشرفی مصباحی

✿......اشاعت اول : 1443ھ/2022ء (بموقع عرس حضرت محدث اعظم ہند قدس سرہ)

✿......اشاعت دوم : 1443ھ/2022ء ذوالحجۃ ۱۴۴۳ھ/ جولائی 2022ء

✿......تعداد : 4500

✿......ناشر : جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی

فون:021-32439799

✿......خوشخبری : یہ رسالہ www.ishaateislam.net پر موجود ہے

انتساب

امام اعظم

ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی



غوث اعظم

سید محی الدین عبد القادر جیلانی



ہم شبیہ غوث اعظم

سید علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی



مُجدّدِ اعظم

امام احمد رضا خان قادری بریلوی



مُحدِّث اعظم

سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی



سرکار کلاں

سید مختار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی



شیخ الاسلام والمسلمین، رئیس المحققین، اشرف المرشدین
حضرت علامہ مولانا سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کچھوچھوی

عرضِ دل



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم



تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے جو تمام جہانوں کا خالق ومالک ہے۔ بعد حمدِ خدائے تعالیٰ، بے شمار درود وسلام شاہِ لولاک، رسول پاک حضرت محمد مصطفی ﷺ، ان کے اہلِ بیت اور محبوب اصحاب پر اور ائمۂ شریعت وطریقت پر۔

علمائے اسلام نے اربعین یا چالیس احادیث پر کئی ہزار کتابیں مختلف انداز سے ترتیب دی ہیں اور انھیں اپنے لیے سعادت مندی اور اخروی نجات کا ذریعہ تصور کرتے ہوئے ہر زمانے میں ان کی جمع وترتیب کا اہتمام کیا ہے۔

اربعین نویسی کی تاریخ میں تلمیذ امام اعظم ابو حنیفہ (80-150ھ) امام عبد اللہ بن مبارک (م:181ھ/ 797ء) کا نام اُن اولین محدثین میں لیا جاتا ہے، جنھوں نے اس فن میں پہلی کتاب تصنیف فرمائی، آپ کی جمع کردہ اربعین اب مفقود ہے۔

امام محمد بن اسلم طوسی (م:242ھ/856ء) ایک دوسرے محدث ہیں جن کی اربعین آج بھی دست یاب ہے، اور اس کے مختلف ایڈیشنز بھی شائع ہو کر منظر عام پر چکے ہیں۔

امام حسن بن سفیان النسوی (م:303ھ/915ء) کی جمع کی ہوئی اربعین بھی اولین مجموعات میں شمار کی جاتی ہے۔ یہ اربعین بھی دست یاب ہے اور ہمارے ادارے سے اس کا ترجمہ مفتی عبد الخبیر اشرفی مصباحی مدظلہ کر رہے ہیں۔

امام ابو بکر بن حسین آجری (م:360ھ/ 971ء) نے بھی ایک اربعین ترتیب دی ہے۔ اس اربعین کا ترجمہ ہمارے ادارے کی تحریک پر مولانا دانش مصباحی صاحب نے کیا ہے، جو بہت جلد شائع کیا جائے گا۔

صوفیاے کرام نے بھی اپنے مزاج کے مطابق اس شعبہ میں اہم تصانیف یادگار چھوڑی ہیں، امام ابوعبدالرحمن سلمی شافعی (325-412ھ) اُن اولین صوفیا میں سے ہیں، جنھوں نے تصوف پر اربعین جمع کی تھی، آپ کی جمع کردہ اربعین "کتاب الأربعین فی التصوف" کے نام سے مشہور ومعروف ہے، اس کا سب سے پہلا اردو ترجمہ بنام **"اربعین تصوف"** 2014ء میں علامہ مولانا عبدالمالک مصباحی مدظلہ (جوفی الوقت دارین اکیڈمی، رانچی کے ڈائریکٹر ہیں) نے کیا تھا، جسے ہمارے ادارے نے 2015ء میں عرس محدث اعظم ہند کے موقع پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کی تھی، یہ کتاب ہمارے ادارے کی اولین اشاعتوں میں سے ایک ہے۔

امام ابوعبدالرحمن سلمی کے ہم زمانہ امام ابوسعد احمد بن محمد بن احمد بن عبداللہ مالینی ہروی (م: 412ھ/1022ء) نے بھی ترتیب اربعین کا اہتمام کیا ہے۔ آپ کی ترتیب کردہ اربعین "الأربعون الصوفیة" کے نام سے مشہور ہے۔ اس کو بھی اس میدان کی اولین کتابوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس اربعین کا پہلا اردو ترجمہ ہمارے ادارے کے ریسرچ اسوسیٹ علامہ مولانا میزان الرحمٰن علائی اشرفی امجدی زید مجدہ نے کیا ہے، جوعن قریب منظر عام پر آنے والا ہے۔

صاحب رسالہ قشیریہ امام ابوالقاسم عبدالکریم قشیری شافعی (376-465ھ) نے بھی تصوف پر "اربعین" ترتیب دی ہے، جس کا نام "کتاب الأربعین فی تصحیح المعاملة" ہے، اس مبارک رسالے کا سب سے پہلا سلیس اردو ترجمہ ہماری تحریک پر فاضل اشرفیہ مفتی خالدکمال اشرفی مصباحی صاحب (ناظم اعلیٰ - دارالعلوم اشرف العلوم، لکھی پور، اتردیناج پور، مغربی بنگال) نے کیا ہے۔

اسی طرح صاحب "حلیة الأولیاء" امام ابونُعیم اصفہانی شافعی (م: 430ھ/1038ء) نے بھی ایک اربعین ترتیب دی تھی۔

عظیم حنبلی متکلم وصوفی امام عبداللہ انصاری ہروی (م: 481ھ/1089ء) نے توحید اور علم کلام کے موضوع پر ایک اہم اربعین یادگار چھوڑی ہے۔ اس کے بعد یہ سلسلہ کافی دراز ہوا اور اب تک ہزاروں اربعینات تیار ہو چکی ہیں۔

ہمارے برصغیر میں بھی یہ سلسلہ نہایت اہتمام کے ساتھ جاری رہا۔خلیفۂ شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی (539-632ھ)- حضرت قاضی حمید الدین ناگوری، دہلوی (م: 643ھ)- جو قطب الاقطاب حضرت قطب الدین بختیار کاکی (568-634ھ) کے استاذ بھی تھے نے ایک اربعین ترتیب دی تھی، یہ سرزمین ہندوستان پر ترتیب دی جانے والی پہلی اربعین ہے اور مخطوطہ کی شکل میں علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی کی لائبریری میں موجود ہے، اللہ کرے کوئی صاحب تحقیق اس طرف توجہ کریں اور اس اہم اربعین کا تحقیقی ایڈیشن مع اردو ترجمہ جلد سے جلد منظر عام پر لے آئیں۔آمین!

سلسلۂ سہروردیہ کے عظیم ترین صوفیہ میں حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سید جلال الدین حسین بخاری (707-785ھ) کا نام آتا ہے،آپ نے بھی تصوف وعرفان پر ایک اربعین ترتیب دی تھی، یہ اب مفقود ہے،بس کتابوں میں اس کا ذکر ملتا ہے۔

سلسلۂ عالیہ کبرویہ کے عظیم شیخ، فاتح کشمیر حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی (714-786ھ) نے بھی ایک اربعین ترتیب دی تھی، جو چند سال پہلے طبع ہوئی ہے۔

امام المحدثین شاہ عبد الحق محدث دہلوی (958-1052ھ) نے بھی اس میدان میں عربی زبان میں "جمع الأحادیث الأربعین فی أبواب علوم الدین" ترتیب دی اور فارسی میں اس کا ترجمہ "الأحادیث الأربعین فی نصیحۃ الملوك و السلاطین" کے نام سے کیا ہے۔اسی زمانے میں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی (971-1034ھ) نے بھی ایک اربعین ترتیب دی تھی جو آپ کے مجموعۂ رسائل میں شامل ہے۔

پھر امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (1114-1176ھ) اور ان کے بعد امام اہل سنت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی (1272-1340ھ) نے بھی اس شعبہ میں طبع آزمائی فرمائی ہے۔ان اربعینات کے علاوہ بھی کئی اربعینات ہیں، جن کی تفصیل یہاں بیان کرنا مشکل ہے۔

صاحب کشف الظنون علامہ مصطفیٰ بن عبد اللہ معروف بکاتب چلپی (م:1067ھ) نے امام سیدنا عبد اللہ بن مبارک (م:181ھ) سے لے کر اپنے زمانے تک تقریباً 60/ اربعینات کا تذکرہ کیا ہے۔

پاکستانی محقق محمد عالم مختار حق صاحب نے اردو زبان میں اربعین نویسی پر ایک جامع اشاریہ بنام **"اردو میں اربعینات"** ترتیب دیا ہے اور اس میں 570/اربعینات کا مختصر تعارف پیش کیا ہے۔اس کتاب کا مقدمہ بھی پڑھنے کے لائق ہے۔

مصری محقق سہل العود نے ایک جامع اشاریہ **"المعين على معرفة كتب الأربعين من أحاديث سيد المرسلين ﷺ"** ترتیب دیا ہے۔جس میں انھوں نے تقریباً 529/اربعینات کا ذکر کیا ہے۔یہ بھی ایک لاجواب اشاریہ ہے۔

اس کے علاوہ بھی کچھ اور اشاریے ہیں، جن کا ذکر پھر کبھی کیا جائے گا۔

الحمدللہ رب العالمین! **اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن**، حیدرآباد دکن نے بھی اس حوالے سے کچھ کرنے کی سعی کی ہے، جدید عنوانات پر 40/سے زائد اربعینات زیر ترتیب ہیں۔ساتھ ہی ساتھ اکابر محدثین کے قدیم وجدید اربعینات کا اردو میں ترجمہ کروا کر شائع کرنا بھی خدمت اربعینات میں شامل ہے۔

صاحب رسالہ قشیریہ-امام ابوالقاسم عبدالکریم قشیری شافعی (376-465ھ) نے بھی تصوف پر"اربعین"ترتیب دی ہے، جس کا نام"كتاب الأربعين في تصحيح المعاملة" ہے۔اس ایمان افروز مجموعہ اربعین میں چالیس ابواب کے تحت 56 احادیث مبارکہ ہیں۔ اس مبارک رسالے کا سب سے پہلا سلیس اردو ترجمہ ہماری تحریک پر فاضل اشرفیہ-علامہ مولانا مفتی خالد کمال اشرفی مصباحی صاحب (ناظم اعلیٰ- دار العلوم اشرف العلوم، لکھی پور، اتر دیناج پور، مغربی بنگال) نے کیا ہے۔میں صمیم قلب سے مفتی صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اسی طرح ہمارے ادارے کا علمی تعاون فرماتے رہیں گے۔

ادارے کے مشیر اعلیٰ، ہمارے مربی ومحسن، محقق اہل سنت، مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ مولانا مفتی **عبدالخبیر اشرفی مصباحی صاحب قبلہ** کی حوصلہ افزائی اور اصاغر نوازی بے مثال ہے، حضرت قبلہ نے نہ صرف کتاب کو ایک بار بغور دیکھا، بلکہ اپنی گراں قدر تقریظ سے کتاب کی اہمیت کو سراہتے ہوئے استناد بخشا۔میں حضرت کا شکریہ الفاظ کی بندش میں ادا کرنے سے قاصر ہوں۔

"اربعین حسن معاشرت"،اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن کے سلسلۂ

تحقیقات کے تحت 156 ویں کتاب تھی اور سلسلۂ اشاعت سے گزرنے والی 99 ویں کتاب تھی۔

پاکستان میں ادارہ جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان) سے پہلی بار شائع ہو رہی ہے۔

اللہ تعالی امام قشیری رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور مترجم اور بانی ادارہ اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن اور جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان) اور جملہ اراکین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

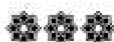
آمین بجاہ سید المرسلین

فقیر غوث جیلاں وسمناں

ابوالبرکات

محمد بشارت علی صدیقی اشرفی

جدہ شریف، حجاز مقدس



تقریظ جلیل



محقق اہل سنت، مصنف کتب کثیرہ
حضرت علامہ مولانا مفتی

عبدالخبیر اشرفی مصباحی

صدرالمدرسین- دارالعلوم عربیہ اہل سنت منظر اسلام
التفات گنج، امبیڈکرنگر، یوپی



بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم



احادیث رسول ﷺ کی جمع وتدوین کا ایک روشن باب اربعین نویسی ہے۔ جلیل القدر محدثین ومفسرین اور علما وفقہانے اس باب میں اپنے نقوش چھوڑے ہیں۔ کیا عرب کیا عجم ہر خطے کے علمانے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ اور یہ سلسلہ ہنوز جاری وساری ہے۔ سب سے پہلی اربعین مرتب کرنے کی سعادت جس محدث کو حاصل ہے وہ حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ ہیں اور جس کی اربعین سب سے زیادہ مشہور ہے وہ ابوزکریا حضرت یحیٰ بن شرف نووی ہیں، انہوں نے اپنی اربعین میں ساری روایتیں سند کے اعتبار سے درست اور زیادہ تر بخاری ومسلم سے اخذ کی ہیں۔ اربعین نویسی کے فن کو جن محدثین سے شرف ملا ہے ان کی فہرست بہت لمبی ہے، چندنام تبرکاً لکھے جاتے ہیں۔

محدث ابوبکر محمد بن حسین آجری بغدادی [م: 360ھ]، محدث ابوبکر بیہقی [م: 458ھ]، محدث ابونعیم اصبہانی [م:430ھ]، محدث ابن منصور نیساپوری [م:548ھ]، محدث ابو

الحسن نیساپوری[م:617ھ]، محدث ابو الفرج محمد بن عبدالرحمان واسطی[م:618ھ]، محدث صدر الدین بکری[م:656ھ]، محدث شمس الدین ابو عبداللہ ذہبی[م:748ھ]، محدث ابو الفضل زین الدین عراقی[م:806ھ]، محدث امام جلال الدین سیوطی[م:911ھ]، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی[م:1178ھ]، وغیرہم۔

اربعین نویسی میں اہل علم کی دل چسپی بلا وجہ نہیں ہے۔اس کی وجہ رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عظیم خوش خبری سنائی ہے:

''مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا مِنْ اَمْرِ دِیْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِیْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ۔''

جو شخص امور دین سے متعلق میری امت کے لیے چالیس احادیث یاد کرے' اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز فقہاء اور علماء کے گروہ میں سے اٹھائے گا۔''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِیْهًا عَالِمًا۔''

اللہ تعالیٰ اسے فقیہ اور عالم کی حیثیت سے اٹھائے گا۔''

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:

''وَكُنْتُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَافِعًا وَّشَهِیْدًا۔''

اُس شخص کے حق میں قیامت کے دن میں سفارش کرنے والا اور گواہی دینے والا ہوں گا۔''

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:

''قِیْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ۔''

اس سے کہا جائے گا کہ تم جنت کے جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ۔''

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے:

''كُتِبَ فِیْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِیْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ۔''

اس شخص کا نام 'فہرست علماء میں لکھا جائے گا' اور وہ قیامت کے روز شہداء کے

ساتھ اٹھایا جائے گا۔‘‘[1]

موضوعاتی اعتبار سے بھی اربعین نویسی کا میدان بہت وسیع ہے۔ اربعینات کی سینکڑوں کتابیں ہیں، ان کتابوں میں اصول دین، الٰہیات، آداب رسالت، عبادات، آداب زندگی، زہد وتقویٰ، خطبات و جہاد، فضائل ومناقب اور رفاہی وسماجی امور سے متعلق موضوعات پر احادیث کا ذخیرہ کیا گیا ہے۔

اربعین نویسی میں حصہ لینے والوں میں ہر زمرہ کے علما شامل ہیں۔ کلام وفقہ، تفسیر وحدیث، اصول وقواعد، تصوف وسلوک وغیرہ علوم وفنون کے ماہرین نے اس میدان میں طبع آزمائی کی ہے۔ امام الصوفیا، صاحب رسالہ قشیریہ، زین الاسلام امام ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن قشیری علیہ الرحمہ [م: 465ھ] کا شمار اکابر صوفیا میں ہوتا ہے۔ آپ کا رسالہ قشیریہ صوفیا کے لیے حرز جان ہے، آپ نے درجن سے زائد کتابیں یادگار چھوڑی ہیں۔ پیش نظر کتاب ’’کتاب الاربعین فی تصحیح المعاملۃ‘‘ کے مطالعہ سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ علم حدیث میں بھی آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ تصوف کے موضوع پر لکھی جانے والی ان کی یہ کتاب یقین دلاتی ہے کہ حدیث رسول ﷺ کی نشرواشاعت میں صوفیائے کرام کی خدمات بھی کم نہیں ہیں۔ یہ حضرات اگرچہ محدثین وفقہا کی طرح ’’قال قال‘‘ کی صدا نہیں لگاتے مگر تصوف وحدیث ہمیشہ ساتھ ساتھ رہے ہیں۔ ملفوظات مشائخ میں اس کی مثالیں موجود ہیں۔

علما ومشائخ کی ہزاروں اربعینات میں سے، ترجمہ کے لیے امام قشیری علیہ الرحمہ کی اربعین کا انتخاب، محب گرامی محترم مولانا بشارت علی صدیقی اشرفی [بانی - اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدرآباد] کا حسن انتخاب ہے۔ اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن نے اپنے روز اساس ہی سے انوکھے اور نرالے کام کیے ہیں، جدید عنوانات اور نادر رسائل وکتب پر کام کرانا اس کا خاصہ ہے۔ نئے قلم کار پیدا کرنا اور نو فارغ علما کو پلیٹ فارم مہیا کرنا اس کا عزم ہے اور وہ قدم بقدم اپنے عزائم میں آگے بڑھتا ہی جارہا ہے۔ اس کا سہرہ ہمارے دل سے قریب محب گرامی

1- الاربعون النوویۃ، امام نووی، ناشر: دار المنہاج للنشر والتوزیع لبنان بیروت، سال اشاعت: 1430ھ/2009ء، مقدمہ، ص: 37-30-

بشارت علی صدیقی کے سرسجتا ہے۔

امام قشیری کی اکلوتی اربعین کا یہ اولین ترجمہ ہے، جسے محب گرامی قدر حضرت مولانا مفتی خالد کمال اشرفی مصباحی صاحب قبلہ نے اردو کے قالب میں ڈھالا ہے، مفتی صاحب قبلہ ایک بہترین شاعر اور اچھے قلم کار ہیں، ان کی کئی کتابیں شائع ہو کر مقبول ہو چکی ہیں، وہ ایک لائبریری کے بانی اور ایک دار العلوم کے مہتمم وصدر المدرسین بھی ہیں، وہ اپنے وطن مالوف کے قرب وجوار میں مذہبی وسماجی خدمات میں مصروف ہیں، ترجمہ نگاری میں ان کا یہ نقش اولین ہے، میں نے حرف بحرف ترجمہ کا مطالعہ کیا ہے، کہیں کہیں تصحیح اور تغییر سے بھی کام لیا ہے، لیکن کسی بھی ایسے مقام پر ترجمے سے کوئی تعرض نہیں کیا ہے جہاں مصنف کا مقصود ومدعا واضح ہو گیا ہے تاکہ مترجم کا یہ نقش اول زیادہ سے زیادہ اپنی اصل پر باقی رہے۔ ترجمہ قابل مطالعہ ہے، عوام کے لیے نہایت مفید وکار آمد ہے۔

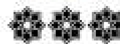
اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا ہے ناشر ومترجم کو دارین کی برکتوں سے نوازے، ترجمے کو مقبول خاص وعام کرے اور اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن کو ترقی کی اعلی منزل تک پہنچائے۔

عبد الخبیر اشرفی مصباحی

۳/اگست 2021ء

صدر المدرسین – دار العلوم عربیہ اہل سنت منظر اسلام

التفات گنج، امبیڈکر نگر، یوپی



آغازِ کتاب

كتابُ الْأَرْبَعِيْن فِي تَصحِيحِ المُعَامَلَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ



أخبرنا الإمام العَالِمُ الحافظُ أبو عبد الله محمد بن عبد الواحد بن أحمد المقدسي قراءةً عليه وأنا أسمعُ، قال:

أنبا أبو روح عبدُ المُنعمِ بنُ مُحَمَّدِ بنِ أبي الفَضل الهَرَوي بهراة۔ ح،
وأخبرنا الشيخُ أبو البركات الحسنُ بنُ محمدِ بن هبةِ الله الشافعيّ قال:

أنبا عمّي الحافظ أبو القاسم عليُّ بنُ الحسن الدّمشقي، قالا:

أنبا أبو القاسم زاهرُ بنُ طاهر بن محمد الشحامي المستملي قال:

أنبا الأستاذُ أبو القاسم عبد الكريمِ بنُ هوازن القُشَيري قال:

الحمد لله ناصر دينه، وموضح الحق بحجته وبراهينه، الذي أرسلَ رسولَه بالهدیٰ، وأوجب طاعتَه على كافة الوَرىٰ، صلواتُ اللّٰهِ عليه وعلى آله وعِترته وأصحابه وزمرته، أما بعد!

فإنّ الله سبحانه لما جعلَ مُحمّداً نبيّه صلواتُ الله عليه خاتَم أنبيائه، حفظ ملّتَه بالرّاشدين من خُلفائه، وجعلهم ورثته في حراسةِ بيضةِ الدِّين، والذبّ عن الحوزة بواضح التبيين۔

ولقد قال رسول الله ﷺ فيما أخبرنا به الحاكم أبو عبد الله محمد بن عبد الله الحافظ رحمه الله تعالى قال:

حدثني أبو القاسم يوسفُ بن يعقوب السّوسي، ثنا أبو الحسن محمد

بن إسحاق بن ابراهيم الحنظلیؒ . ثنا أبو عمير النّحاس . ثنا ضمرة . عن ابن شوذب . عن سعيد بن أبي عَروبة . عن قتادة . عن أبي نضرة . عن أبي سعيد الخدری رضی اللہ عنہ قال:

خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَمَا تَرَكَ شَيْئًا دُوْنَ السَّاعَةِ إِلَّا أَنبَا بِهِ . حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ . وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ . ثُمَّ قَال:

نضر الله عبدا سمع مقالتی فوعاها فرب حامل فقه ليس بفقيه . ورب حامل فقه إلى من هو أفقه منه ۔[١]

فندبهم إلى حفظ ما يقول . ونقله إلى غيرهم . وقال صلی اللہ علیہ وسلم فيما أخبرنا به الحاكم أبو عبد الله محمد بن عبد الله الحافظ . أنبا أبو علی الحسن بن محمد الصغانی بمرو . ثنا أبو رجاء محمد بن حمدويه . ثنا العلاء بن مسلمة . ثنا إسماعيل بن يحيى التيمی . عن سفيان الثوری . عن ليث . عن طاوس . عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم:

من أدى إلى أمتي حديثا واحدا يقيم به سنة ويرد به بدعة فله الجنة ۔[٢]

وأخبرنا الحاكم أبو عبد الله رحمه الله . أنبا أبو محمد عبد الله بن إسحاق البغوی ببغداد . ثنا أحمد بن الهيثم السامری . ثنا سعيد بن داود الزنبری . ثنا مالك ابن أنس قال: كتب إلى كثير بن عبد الله المزنی يحدث عن أبيه . عن جده . عن بلال بن الحارث رضی اللہ عنہ أنه قال: سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول:

من أحيى سنة من سنتي قد أميتت من بعدی فإن له من الأجر مثل من عمل بها من الناس . لا ينقص من أجورهم ومن ابتدع بدعة لا ترضى اللهَ و رسولَه . فإن له مثل إثم من عمل بها من الناس لا ينقص ذلك من آثام الناس شيئا ۔[٣]

وأخبرنا عبد الرحمن بن محمد بن عبد الله الكريزی العدل رحمه الله . ثنا أبو بكر محمد بن عبد الله بن قريش . ثنا الحسن بن سفيان . ثنا أحمد بن زنجويه . ثنا الحجاج بن نصير . ثنا حفص بن جميع . عن أبان . عن أنس رضی اللہ عنہ .

---

[١]۔ابو داؤد، ٣: ٣٢٠، ترمذی: ٣: ٣٩٣، مسند احمد، ١١: ١٥٥، ١٣: ١٣٩، ١٣٣، المعجم الكبير، ٥: ١٥٣۔

[٢]۔حلية الأولياء، ١٠: ٣٣، كنز العمال، ١٠: ١٥٨۔

[٣]۔مسلم، ١: ٣٠٠، ترمذی، ٢: ٦٨١، نسائی، ١: ٣١٣، ابن ماجه، ص: ٣٥۔

قال: قال رسول الله ﷺ:

من حفظ على أمتي أربعين حديثا مما يحتاجون إليه كتبه الله فقيها عالما.[١]

وأخبرنا عبد الرحمن بن محمد بن عبد الله الكريزي، أنا أبو بكر محمد بن عبد الله بن قريش، ثنا الحسين بن سفيان، ثنا علي بن حجر، ثنا إسحاق بن نجيح، عن ابن جريج، عن عطاء بن أبي رباح، عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ:

من حفظ على أمتي أربعين حديثا من السنة كنت له شفيعا يوم القيامة.[٢]

وبمقتضى هذه الأخبار، أثبتنا في هذا المختصر أربعين بابا من تصحيح المعاملة من العبد في أحكام الرياضة، ومعالجة الأخلاق الحسنة، وروينا من كل باب خبرا مسندا، وربما نذكر في بعض الأبواب أكثر من خبر واحد، ونسأل الله تعالى أن يوفق من سمعه لاستعماله، وأن يعصمنا من الزلل والخطل في القول والعمل، وأن يختم لنا بالحسنى، فإنه الولي والمولى.



امام، عالم، حافظ ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد مقدسی نے ہمیں بتایا، خود میں نے ان کے سامنے پڑھا اور اُن سے سُنا۔ انھوں نے کہا:

ہمیں ابو روح عبد المنعم بن محمد بن ابو الفضل ہروی نے ہرات میں خبر دی۔تحویل سند اور شیخ ابو البرکات حسن بن ہبۃ اللہ شافعی نے ہمیں خبر دی، اُنھوں نے کہا:

میرے چچا حافظ ابو القاسم علی بن حسن دمشقی نے خبر دی، دونوں نے کہا:

ابو القاسم زاہر بن طاہر بن محمد شحامی مستملی نے ہمیں بتایا، انھوں نے کہا:

استاذ ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن قشیری نے ہمیں پڑھایا، انھوں نے کہا:

تمام حمد و ثنا اللہ ہی کے لیے جو دین اسلام کا مددگار ہے، دلائل و براہین کے ذریعے حق روشن فرمانے والا ہے، جس نے اپنے رسول کریم کو ہدایت کے ساتھ مبعوث فرمایا اور

١۔ شعب الإيمان، ٣: ٢٣٩، مسند الفردوس، ٢: ٢٥٨، المقاصد الحسنة، ص: ٣١١۔

٢۔ شعب الإيمان، ٣: ٢٣٩، مسند الفردوس، ٢: ٢٥٨، المقاصد الحسنة، ص: ٣١١۔

تمام مخلوق پر آپ کی اطاعت واجب فرمایا۔ دُرود و سلام کی ڈالیاں نچھاور ہوں آپ پر، آپ کی آل واہلِ بیت پر، آپ کے اصحاب و متبعین پر۔

بے شک اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بنایا، خلفائے راشدین کے ذریعہ ملّتِ اسلام کی حفاظت فرمائی، دین روشن کی صیانت وحفاظت اور حدودِ اسلام کے دفاع کرنے کی خاطر انھیں ان کا وارث بنایا۔

اور یقیناً حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو قیامت کے علاوہ کسی چیز کا بھی ذکر نہیں چھوڑا، جو یاد رکھا، وہ یاد رکھا، اور جو بھول گیا، سو بھول گیا۔

پھر ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو تر و تازہ رکھے جو میرا کلام سُن کر اسے دل کی گہرائیوں میں محفوظ رکھے، اس لیے کہ بعض حاملِ فقہ (حدیث) فقیہ نہیں ہوتے اور بعض حاملینِ فقہ اپنے سے بڑے فقیہ تک پہنچانے والے ہوتے ہیں۔“

پھر انھیں اپنی کہی ہوئی بات یاد رکھنے کی اور دوسروں تک اسے پہنچانے کی دعوت دی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس نے میری اُمت کو ایک حدیث پہنچائی جس کے ذریعہ سُنّت کا قیام اور بدعت کی تردید کر سکے تو اس کے لیے جنت ہے۔“

اور حضرت حاکم ابو عبد اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ انھوں نے کہا: میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا:

”جس نے میری سنتوں میں سے کسی ایسی سنّت کو زندہ کیا جو میرے بعد مُردہ ہو چکی ہو (جس پر لوگوں نے عمل کرنا چھوڑ دیا) تو اس کو عمل کرنے والے لوگوں کے برابر اجر ملے گا، اور ان کے اجر و ثواب میں کمی بھی نہ ہوگی اور جس نے کوئی بدعت ایجاد کی، جس کو اللہ

اور اس کے رسول ناپسند کرتے ہوں تو اس کے لیے اس بدعت اختیار کرنے والوں کے برابر گناہ ہوگا اور ان کے گناہ میں کچھ کمی بھی نہ ہوگی۔"

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

"جو کوئی شخص میری اُمت کے لیے اس کی ضرورت سے متعلق چالیس حدیثیں یاد کرے، اللہ تعالیٰ اس کو فقیہ عالم لکھے گا۔"

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

"جس نے میری اُمت کے دین کے متعلق چالیس حدیثیں حفظ کیں، قیامت کے دن مَیں اُس کا شفیع ہوں گا۔"

مذکورہ بالا احادیث کے تقاضے کے مطابق ہم نے اس مختصر رسالہ **"اربعین"** میں چالیس ابواب قائم کیے، جو بندوں کے معاملات کی دُرستگی، عبادات و ریاضات کے اَحکام اور اخلاقِ حَسنہ عالیہ کی اصلاح پر مشتمل ہے۔ ہم نے ہر باب میں ایک حدیث، اور بعض ابواب میں بسا اوقات ایک سے زائد احادیث بھی روایت کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اس کے سننے والوں کو اس پر عمل کی توفیق بخشے۔ قولی اور فعلی غلطیوں اور لغزشوں سے ہماری حفاظت فرمائے، ہمارا خاتمہ بالخیر فرمائے۔ لاریب! وہی مالک و مددگار ہے۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ



[۱] بابُ طلبِ العلْم

أول ما يجب على العبد إذا سلك طريقَ العبوديّةِ طلب قدر من العلم يصحح به اعتقادَه في التّوحيد.

الحديث الأول:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم:
أُطْلُبُوا الْعلم وَلَوْ بِالصِّيْن. فَإنَّ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ.

الحديث الثاني:

عن عائشة رضی اللہ عنہا أنها سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول:
إنَّ اللّٰهَ عزَّ وجلَّ أوحى إليَّ أنَّهُ من سلَكَ مَسلكًا في طلبِ العلمِ سَهَّلتُ لهُ طريقَ الجنَّةِ، ومن سلَبتُ كريمتيهِ أثَبتُهُ عَليهما الجنَّةَ. وفضلٌ في عِلمٍ خيرٌ مِن فضلٍ في عبادةٍ. ومِلاكُ الدِّينِ الورَعُ.

باب (۱): فضیلتِ طلب علم

بندۂ مسلم پر بندگی کی راہ پر چلنے کے لیے جو پہلی چیز واجب ہوتی ہے، وہ ہے قدر ضروری علم کی طلب، جس کے ذریعے عقیدۂ توحید درست اور صحیح ہو سکے۔

حدیث [1]:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''علم دین حاصل کر، اگرچہ ملک چین جانا پڑے؛ کیوں کہ علمِ دین کی طلب ہر مسلمان (مرد وعورت) پر فرض ہے۔''[۱]

حدیث [2]:

۱۔ شعب الإیمان، ۳: ۱۹۳، کنز العمال، ۱۰: ۱۳۸۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:
''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی کہ جو شخص علمِ دین حاصل کرنے کے لیے سفر کرتا ہے، اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیا جاتا ہے اور میں نے جس کی دونوں عمدہ چیزیں (آنکھیں) لے لیں اسے ان پر صبر کرنے کے بدلے جنت میں ٹھہراؤں گا، علم کی فضیلت و بزرگی عبادت میں فضیلت و بزرگی سے بہتر ہے، دین کی اصل ورع (تقویٰ و بزرگی) ہے۔''[۱]



[۲] بَابُ التَّوْبَةِ

فَإِذَا صَحَّحَ الْعَبْدُ فِي التَّوْحِيدِ عَقْدَهُ، وَأَخْلَصَ إِلَى اللهِ قَصْدَهُ، فَأَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ إِرَادَتِهِ التَّوْبَةِ.

الحديث الثالث:

عَنْ هُمَامِ بْنِ منبه، قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

أَيَفْرَحُ أَحَدُكُمْ بِرَاحِلَتِهِ إِذَا ضَلَّتْ مِنْهُ ثُمَّ وَجَدَهَا؛ قَالُوْا: نَعَمْ، يَارَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ اللهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ إِذَا تَابَ مِنْ أَحَدِكُمْ بِرَاحِلَتِهِ إِذَا وَجَدَهَا.

قَالَ الشَّيْخُ الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُو الْقَاسِمِ الْقُشَيْرِي رحمه الله تعالىٰ:

الفرح في صفتِهِ سُبحانه وتعالى محمولٌ عَلَى الإحسانِ إلى العبدِ وإكرامِه.

الحديث الرابع:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ

۱۔ الکامل لابن عدی، ۶: ۲۱۶۰، شعب الایمان، ۷: ۵۰۰، کنز العمال، ۱۰: ۱۳۳۔

أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَبْدِي أَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ۔

باب (۲): اھمیتِ توبہ

جب بندۂ مسلم عقیدۂ توحید درست کرے اور وہ اللہ کی جانب لوٹنے کا قصد کرے تو اس کے ارادہ کی منزلوں میں سے پہلی منزل توبہ ہے۔

حدیث [3]:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’کیا تم میں سے کسی کو خوشی حاصل ہوتی ہے جب اس کو اس کی گمشدہ سواری مل جائے؟ صحابہ نے عرض کی: ہاں، یا رسول اللہ! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قسم خدا کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو اپنی سواری کو پالے۔‘‘ [۱]

استاذ امام ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

اللہ تبارک وتعالیٰ کے لیے صفتِ فرح کے اطلاق کا مطلب یہ ہے کہ وہ بندے پر احسان واکرام فرماتا ہے۔

حدیث [4]:

(۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ربّ عزّوجلّ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا:

’’ایک بندہ نے گناہ کیا پھر بولا: اے اللہ! میرے گناہ کو بخش دے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے گناہ کیا ہے اور اس کو یقین ہے کہ اس کا ایک ربّ ہے جو

---

[۱] بخاری، ۳: ۱۲۸۴، مسلم، ۲: ۱۱۵۳، صحیح ابن حبان، ص: ۲۸۶، ترمذی، ۲: ۶۳۴، ۹۰۶، ابن ماجہ، ص: ۶۲۳، مسند احمد، ۹: ۲۳۰۔

گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے، پھر دوبارہ اُس بندے نے گناہ کیا اور عرض کی: اے اللہ! میرے گناہ کو معاف کر دے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے گناہ کیا ہے اور اس کو یقین ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے، اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے۔ اُس بندے نے پھر گناہ کیا اور کہا: اے میرے رب! میرے گناہ کو معاف کر دے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے گناہ کیا ہے اور اس کو یقین ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر مواخذہ بھی کرتا ہے، (پس اے بندے) تم جو چاہو کرو، میں نے تمہاری مغفرت کر دی۔"[۱]



[۳] بَابُ الْحَیَاءِ

ومن الأسبابِ التی تحمِلُ العبد علی صدقِ التَّوبة. اِسْتِحیَاؤہ من إطلاعِ الحقِّ علیه فِی جمیعِ أحواله۔

الحدیث الخامس:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهٖ: اسْتَحْيُوا مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَقَّ الْحَيَاءِ. قَالُوْا: إِنَّا نَسْتَحِي يَا نَبِيَّ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ مَنِ اسْتَحَى مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا حَوٰى وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا وَعٰى وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلَى وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيَا مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَقَّ الْحَيَاءِ۔

باب (۳): حقیقتِ حیا

جو اَسباب بندے کو سچی توبہ پر ابھارتے ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بندہ حق تبارک وتعالیٰ سے اس پر حیا کرے کہ وہ تمام احوال سے باخبر ہے۔

حدیث [5]:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ

۱۔ بخاری، ۹: ۱۴۵، مسلم، ۴: ۱۱۶۰، مسند احمد، ۹: ۳۶۱۔

کرام سے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ سے ایسی شرم کرو جیسا کہ شرم کرنے کا حق ہے تو صحابۂ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ہم خدا سے حیا کرتے ہیں! الحمد للہ! تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نہیں، بلکہ جو اللہ تعالیٰ سے حیا کرے تو حیا کا حق یہ ہے کہ وہ سر اور آنکھ وغیرہ کی حفاظت کرے، اور پیٹ اور جو کچھ اس نے جمع کیا ہے (یعنی خوراک) اسے (حرام رزق) سے محفوظ رکھے، اور موت اور اس کی آزمائشوں کو یاد کرے، اور آخرت کا چاہنے والا دنیا کی زیب وزینت کو چھوڑ دے اور جس نے ایسا کیا، اُس نے خدا سے حیا کا حق ادا کر دیا۔''[۱]



[۴] باب إرضاء الخصم

وَمِنْ كَمَالِ تَوبَتِهِ إِرْضَاءُ الْخَصْمِ بِمَا أَمْكَنَهُ.

الحديث السادس:

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، عن رسول الله ﷺ أنه قال:

لَرَدُّ دَانِقٍ مِنْ حَرَامٍ يَعْدِلُ عِنْدَ اللهِ سَبْعِيْنَ حَجَّةً مَّبْرُوْرَةً.

باب (۴): مخالف کو راضی کرنا

توبہ کی کمال میں سے حتی الامکان مخالف کو راضی کرنا ہے۔

حدیث [6]:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''یقیناً ایک دانق (درہم کا چھٹا حصہ) حرام کو چھوڑنے (کا ثواب) اللہ تعالیٰ کے نزدیک ستر مقبول حج کے برابر ہے۔''[۲]



۱۔ ترمذی، ۴: ۲۳۶، مسند احمد، ۳: ۵۳۹، مستدرك للحاكم، ۴: ۳۲۳، المعجم الكبير، ۳: ۲۳۶، مصنف ابن أبي شيبة، ۱۹: ۵۹۔

۲۔ الكامل لابن عدى، ۱: ۵۶۰، تنزيه الشريعة المرفوعة، ۲: ۲۹۷، الفوائد المجموعة، ص: ۱۳۵۔

[٥] باب حفظ اللسان عما لا يجوز

الحديث السابع

عن أبي شريح الخزاعي رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال:

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ۔

باب (٥): فحش گوئی سے زبان کی حفاظت

حدیث [7]:

حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو کوئی اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے پڑوسی سے حسنِ سلوک کرے، اور جو کوئی اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے، اور جو کوئی اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔''[۱]



[٦] باب هجران أخدان السوء

وَمِن كمال التوبة هجران أخدان السوء۔

الحديث الثامن:

عن أنس بن مالك رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم:

مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الْعَطَّارِ. إِنْ لَمْ تُصِبْ مِنْ عِطْرِهِ أَصَبْتَ مِنْ رِيحِهِ. وَمَثَلُ الْجَلِيسِ السُّوءِ مَثَلُ الْقَيْنِ. إِنْ لَمْ يَحْرِقْ ثَوْبَكَ أَصَابَكَ مِنْ رِيحِهِ۔

باب (٦): بُرے دوستوں سے قطع تعلق کرنا

توبہ کی کمال سے یہ بھی ہے کہ بُرے دوستوں سے قطع تعلق کرلیا جائے۔

---

[۱] بخاری، ۸: ۳۲، مسلم، ۱: ۴۰:۲، ۱۵۵، ابو داؤد، ۸٦۱، ۲: ٦۳۵، ترمذی، ۳: ۵۱۳۔

حدیث [8]:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

’’نیک ہم نشین کی مثال عطر فروش کی طرح ہے۔ اگر تمھیں اس کا عطر نہیں ملے گا تو اس کی خوش بو پہنچے گی، اور بُرے ہم نشیں کی مثال لوہار کی طرح ہے۔ اگر تمھارا کپڑا نہ جلائے تو اس کی بُو پہنچے گی۔‘‘[۱]



[۷] باب ترک الرجل ما لا یعنیه

وَمن أَحْسنِ أدب المريدِ الذی به يتم سلوك طريقِ الإرادة تركه ما لَا يَعْنِيه.

الحديث التاسع:

عن أبي ذر رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ.

الحديث العاشر:

عن علي بن الحسين رضی اللہ عنہ عن أبيه رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ.

باب (۷): آدمی کا لایعنی (بے کار) بات کو ترک کر دینا

لغو اور بے کار بات سے اجتناب کرنا مرید کے حسنِ ادب کا وہ وصف ہے جس پر چل کر مرید اپنا سفر پورا کرتا ہے۔

حدیث [9]:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

’’آدمی کے اسلام کی خوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ فضول و بے کار باتوں کو ترک

---

[۱]۔ بخاری، ۳: ۶۳، مسلم، ۴: ۱۱۱۴، ابو داؤد، ۴: ۸۱۴، مسند احمد، ۱۳: ۵۳۱۔

کردے۔"[۱]

حدیث[10]:

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"آدمی کے اسلام کی خوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ بے کار اور فضول باتوں کو ترک کردے۔"[۲]



[۸] باب ترک ما یشغل عن اللہ تعالیٰ

وَمِن آدابهم تَرْك ما يَشْغل عن الله تعالىٰ فيتركُونه مَا يقربُ من القَلْب حرصه ويَشْغل عَن الرَّبِ قربه۔

الحديث الحادي عشر:

عن عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰى يَوماً عَلَيْهِ نَمِرَةٌ، فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ:

أَعْطِنِي نَمِرَتَكَ، وَخُذْ نَمِرَتِي. فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! نَمِرَتُكَ أَجْوَدُ مِنْ نَمِرَتِي، فَقَالَ: أَجَلْ، وَلٰكِنْ عَلَيْهِ خَيْطٌ أَحْمَرُ، فَخَشِيْتُ أَنْ أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَيَفْتَنِنِي عَنْ صَلَاتِي۔

قَالَ الأُستاذُ الشَّيْخُ رحمه الله تعالىٰ:

النمرةُ شِملة مَخطوطة، وَجمعها أنمار وَنمِرَاتٌ۔

باب (۸): توجہ الی اللہ میں مخل شے کو چھوڑ دینا

مقربینِ بارگاہ کے آداب میں سے ایک توجہ اِلَی اللہ میں خلل ڈالنے والی چیزوں کو چھوڑنا ہے۔ لہٰذا وہ دل سے قریب ہونے والے حرص وہوس اور ہر وہ چیز جس کا قرب توجہ اِلَی اللہ سے روک دے؛ اُس کو چھوڑ دیتے ہیں۔

۱۔ ترمذی، ۲: ۵۹۶، ابن ماجہ، ص: ۵۷۵، موطأ، ۲: ۲۸۷۔

۲۔ ترمذی، ۲: ۵۹۶، ابن ماجہ، ص: ۵۷۵، موطأ، ۲: ۲۸۷۔

حدیث [11]:

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھائی، اس حال میں کہ آپ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) آپ نے ایک صحابی سے فرمایا کہ اپنی چادر مجھے دو اور میری چادر تم لے لو۔ وہ صحابی عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کی چادر میری چادر سے زیادہ عمدہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں! لیکن اس پر سُرخ ڈورا ہے، مجھے خوف ہے کہ میری نماز خراب کردے۔''[۱]



[۹] باب الكسب من الحلال

وَمِنْ آدَابِهِمْ تَصَاوُنُهُمْ عَنِ السُّؤَالِ بِمَا أَمْكَنَهُمْ. وَالْكَسْبُ مِنَ الْحَلَالِ بِقَدْرِ مَا فِيهِ كِفَايَتُهُمْ.

الحديث الثاني عشر:

عن الزبير رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ، فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةِ الْحَطَبِ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَكُفَّ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ

باب (۹): حلال کمائی کی اہمیت

محبوبانِ بارگاہ کے آداب و اخلاق میں سے حتی المقدور سوال سے بچنا اور زندگی بسر کرنے کی مقدار حلال کمائی حاصل کرنا ہے۔

حدیث [12]:

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''یقیناً تم میں سے کوئی شخص اپنی رسّی لے کر جائے، پھر لکڑی کا گٹھا اپنی پیٹھ پر ڈھو کر لائے، پھر اس سے اپنے آپ کو ذلت و رسوائی سے بچائے، یہ اس کے لیے اس سے بہتر

۱۔ المعجم الأوسط، ۲: ۱۹۳، مجمع الزوائد، ۲: ۵۳، کنز العمال، ۱۵: ۳۱۲۔

ہے کہ لوگوں سے ان کی چیزیں مانگے، پھر وہ اسے دیں یا نہ دیں۔“[۱]



[۱۰] باب الوقوف مع الكفاية

وَمِنْ آدَابِهِم الوُقُوف مع الكفايةِ فِي كل شيئ، وحَذْفُ الفُضُول مما لهم عَنْهُ بد۔

الحديث الثالث عشر:

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا يَكْفِينِي مِنَ الدُّنْيَا؟ قَالَ: مَا سَدَّ جَوْعَتَكَ وَسَتَرَ عَوْرَتَكَ فَإِنْ كَانَ بَيْتٌ فَذَاكَ وَإِنْ كَانَ حِمَارٌ فَبَخٍ بَخٍ فِلْقٌ مِنْ خُبْزٍ وَجُرْعَةٌ مِنْ مَاءٍ وَأَنْتَ مَسْئُولٌ عَمَّا فَوْقَ الْإِزَارِ.

باب (۱۰): کفایت کرنے کی مقدار کے ساتھ رُک جانا

اہل اللہ کے طریقوں میں سے یہ ہے کہ ہر چیز میں کفایت کی مقدار پر اطمینان کرنا ہے اور حاجت سے زائد کا چھوڑ دینا ہے۔

حدیث [13]:

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

”میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ دنیا سے میرے لیے کتنا کافی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اتنا لباس جو تیری شرم گاہ چھپا سکے، اور اتنا کھانا جو تیری بھوک مٹا سکے۔ پس اگر تیرے پاس ایک گھر ہو تو وہ کافی ہے، اور اگر ایک گدھا بھی ہو تو واہ واہ! (بہت اچھا) اور روٹی کا ایک ٹکڑا اور پانی کا ایک گھڑا اور ایک تہبند، اس سے زیادہ پر، تم سے پوچھ ہوگی۔“[۲]



[۱۱] باب بر الوالدين

۱۔ مسلم، ۱: ۴۰۹، نسائی، ۱: ۳۲۰۔

۲۔ المعجم الأوسط، ۹: ۱۳۶، مجمع الزوائد، ۱۰: ۲۵۶، شعب الإيمان، ۱۳: ۱۴۔

ومن كمال الدِّين برُّ الوالدين۔

الحديث الرابع عشر:

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الْوَالِدُ أَوْسَطُ بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِنْ شِئْتَ، فَحَافِظْ عَلَى الْبَابِ أَوْ ضَيِّعْ۔

قال الشيخ الأستاذ الإمام رحمه الله: قوله أوسط باب الجنة أى خير أبوابه، يقال: فلان من أوسط قومه، أى من خيارهم۔

باب (۱۱): والدین کے ساتھ حسنِ سلوک

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا دین کے کمالات کا حصہ ہے۔

حدیث [14]:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا:

’’والد جنت کا درمیانی دروازہ ہے۔ اب چاہے تم اس دروازے کو ضائع کرو یا اس کی حفاظت کرو۔‘‘[۱]

امام قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

’’أوسط أبواب الجنة‘‘ کا مطلب ’’خير أبواب الجنة‘‘ ہے۔ یعنی باپ جنت کا بہترین دروازہ ہے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے: ’’فلان من أوسط قومه أى من خيارهم‘‘ یعنی فلاں اپنی قوم کا بہترین شخص ہے۔



[۱۲] باب الاستقامة

من آدابهم الاستقامة على الأمور المرضية۔

الحديث الخامس عشر:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وسَلَّم: اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ، وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ۔

۱۔ ترمذی، ۲: ۲۹۹، ابن ماجه، ص: ۳۰۲، ۵۲۸، صحیح ابن حبان، ص: ۲۳۵، مسند احمد، ۱۶: ۴۱۔

الحديث السادس عشر:

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، قُلْ لِي فِي الإِسْلاَمِ قَوْلاً لاَ أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ قَالَ: قُلْ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ۔

باب (۱۲): فضیلتِ استقامت

خاصانِ خدا کے آداب میں پسندیدہ اُمور پر استقامت اختیار کرنا ہے۔

حدیث [15]:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اعمال میں استقامت حاصل کرو، اور تم اجر وثواب کو ہرگز شمار نہیں کر سکتے، بس تم عمل کرتے جاؤ، اور جان لو کہ تمھارے بہترین اعمال میں سے نماز ہے۔ مومن کے سوا کوئی وضو کی حفاظت نہیں کرتا۔''[۱]

حدیث [16]:

حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے اسلام کے بارے میں ایسی بات بتائیے کہ آپ کے بعد کسی اور سے نہ پوچھوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہو! میں اللہ پر ایمان لایا، پھر اس پر قائم رہو۔''[۲]



[۱۳] باب في ترك النميمة

وَمن الوَاجِباتِ تركه والتصاون عنه۔

الحديث السابع عشر:

عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ موطأ، ۱: ۶۳، ابن ماجه، ص: ۳۵۔

۲۔ مسلم، ۲: ۱۱۰۵، ابو داؤد، ۲: ۹۱۷، ترمذی، ۳: ۲۱۰، ابن ماجه، ۲: ۱۳۱۴، صحیح ابن حبان، ص: ۱۵۲۲، مسند احمد، ۱۲: ۱۶۶۔

إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ

الحديث الثامن عشر:

فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ

باب (۱۳): چغل خوری چھوڑنے کے بارے میں

چغل خوری چھوڑنا اور اس سے بچنا واجب ہے۔

حدیث [17]:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’جو دو رخا ہو؛ وہ بدترین شخص ہے، جو ایک سے کچھ کہتا ہے اور دوسرے سے کچھ کہتا ہے۔‘‘[۱]

حدیث [18]:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ’’چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔‘‘[۲]



[۱۴] باب الإصلاح بين الناس

الحديث التاسع عشر:

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: يَا أَبَا أَيُّوبَ، أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى صَدَقَةٍ يَرْضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مَوْضِعَهَا فَقَالَ بَلَى، قَالَ: تُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ إِذَا تَفَاسَدُوا وَتُقَرِّبُ بَيْنَهُمْ إِذَا تَبَاعَدُوا.

باب (۱۴): لوگوں کے درمیان صلح وصفائی

حدیث [19]:

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ بخاری، 9:71، مسلم، 8:27، صحیح ابن حبان، ص:1535، مسند احمد، 8:51-

۲۔ مسلم، 1:58، ابو داؤد، 2:617، ترمذی، 2:523-

''اے ابوایوب! کیا میں تمھاری رہ نمائی ایسے صدقے کے بارے میں نہ کروں جس کا محل ومصرف اللہ اور اس کے رسول کو راضی کردے؟ انھوں نے عرض کی: کیوں نہیں! (ضرور رہ نمائی فرمائیں) آپ ﷺ نے فرمایا:

''لوگوں کے درمیان صلح کراؤ جب وہ جھگڑیں، اور ان کو قریب کرو جب وہ ایک دوسرے سے دور ہوجائیں۔''[1]

[۱۵] باب ذم من لا یصدق في إخائه

الصدق فی کل شيئ محمود حسن، وفی الصحبة والمعاشرة أحسن۔

الحديث العشرون:

عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَقْوَامٌ إِخْوَانُ الْعَلَانِيَةِ أَعْدَاءُ السَّرِيرَةِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ يَكُونُ ذٰلِكَ قَالَ ذٰلِكَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ إِلَى بَعْضٍ وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ إِلَى بَعْضٍ۔

الحديث الحادي والعشرون:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ:

إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عِبَادًا حَفِظُوا الْعِلْمَ وَضَيَّعُوا الْعَمَلَ بِهِ، يَتَحَابُّونَ بِأَلْسِنَةٍ وَيَتَبَاغَضُونَ بِالْقَلْبِ. أُولٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ۔

باب (۱۵): اس کی مذمت جو اُخوت میں سچا نہ ہو

سچائی ہر چیز میں پسندیدہ اور اچھا ہے، اور صحبت ومعاشرہ میں زیادہ بہتر ہے۔

حدیث [20]:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو ظاہر کے دوست اور باطن کے دشمن ہوں گے، عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا: ان میں سے بعض بعض کی

---

[1]۔المعجم الکبیر،138:4، مجمع الزوائد،82:8، شعب الایمان،432:13، کنز العمال،59:3۔

طرف مائل ہونے کی وجہ سے، اور ان میں سے بعض بعض سے ڈرنے کی وجہ سے۔“[۱]

حدیث [21]:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
بے شک اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جنھوں نے علم کو محفوظ رکھا اور عمل کرنا چھوڑ دیا، زبانوں سے محبت کا اظہار کرتے ہیں اور دل سے ایک سے دوسرے سے بغض رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے دور کر دیا، انھیں بہرہ اور اندھا کر دیا۔“[۲]



[۱۶] باب التوكل

جعل الله التوكل من شرط الإيمان، فقال الله تعالىٰ:

﴿وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ [سورة المائدة: ٥، الآية: ٢٣]

الحديث الثاني والعشرون:

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: يَدْخُلُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمُ الَّذِينَ لا يَكْتَوُونَ، وَلا يَسْتَرْقُونَ، وَلا يَتَطَيَّرُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ، فَقَالَ عُكَّاشَةُ بْنُ مُحْصِنٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: أَنْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ آخَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ فَقَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ.

باب (۱۶): فضیلت توکّل

اللہ رب العزت نے توکل کو ایمان کے شرائط میں شمار فرمایا۔ فرمانِ باری ہے:

”اور اللہ ہی پر بھروسہ کرو اگر تم مومن ہو۔“ (سورۂ مائدہ)

---

[۱] مسند احمد، ۱۶: ۱۸۱، مسند بزار، ۷: ۹۳، المعجم الأوسط، ۱: ۱۳۷، مسند الشامیین، ۲: ۳۲۱، مجمع الزوائد، ۷: ۲۹۹۔

[۲] الدر المنثور، ۱۳: ۳۳۶۔

حدیث [22]:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''میری اُمت سے ستر ہزار حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو داغ نہیں لگواتے اور دم نہیں کرواتے (اس سے مراد وہ دم ہے جو کفری کلمات پر مشتمل ہو ورنہ دم کرنا احادیث سے ثابت ہے) اور نہ ہی بدشگون لیتے ہیں اور اپنے پروردگار پر توکّل کرتے ہیں۔ عکاشہ بن محصن اسدی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ سے دعا فرمائیں کہ مجھے بھی انہیں میں سے کردے۔ آپ نے فرمایا: تم انہیں میں سے ہو۔ پھر دوسرا شخص کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ سے دعا فرمائیں کہ مجھے بھی انہیں میں سے کردے۔ آپ نے فرمایا: عکاشہ تم سے سبقت لے گیا۔'' [۱]



[۱۷] باب القناعة

القَنَاعة: اَلاكتِفَاء بِمَا فِيْ يدك، وسُقُوط الاستزادَة.

الحديث الثالث والعشرون:

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلْقَنَاعَةُ كَنْزٌ لَا يَفْنِيْ.

باب (۱۷): قناعت کا بیان

قناعت: اپنے پاس موجود چیز پر اکتفا کرنا اور طلبِ مزید کو چھوڑ دینا۔

حدیث [23]:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''قناعت ایسا خزانہ ہے جو فنا نہیں ہوتا۔'' [۲]



[۱۸] باب في الرضا

۱۔ بخاری، ۸: ۱۱۲، مسلم، ۱: ۱۱۱، صحیح ابن حبان، ص: ۱۹۳۱، ترمذی، ۲: ۶۲۵، مسند احمد، ۹: ۱۳۵۔

۲۔ المعجم الأوسط، ۷: ۸۴، الزهد الكبير، ص: ۸۸، الكامل لابن عدی، ۵: ۳۱۴۔

اَلرِّضَا بما أَمَر الله أن يرضى العَبْدُ به كَمَال الإِيْمَان. وبه يحصل نِظَامُ الدِّيْنِ.

الحديث الرابع والعشرون:

عَنْ عَبْدُ اللهِ بِنْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لا تُرْضِيَنَّ أَحَدًا بِسَخَطِ اللهِ، وَلا تَحْمَدَنَّ أَحَدًا عَلَى فَضْلِ اللهِ، وَلا تَذُمَّنَ أَحَدًا عَلَى مَا لَمْ يُرِدِ اللهُ، فَإِنَّ رِزْقَ اللهِ لا يَسُوقُهُ إِلَيْكَ حِرْصُ حَرِيصٍ، وَلا يَرُدُّهُ عَنْكَ كُرْهُ كَارِهٍ، وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى بِقِسْطِهِ وَعَدْلِهِ جَعَلَ الرَّوْحَ وَالرَّاحَةَ وَالْفَرَجَ فِي الرِّضَا وَالْيَقِينِ، وَجَعَلَ الْهَمَّ وَالْحَزَنَ فِي الشَّكِّ وَالسَّخَطِ.

الحديث الخامس والعشرون:

عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا

باب (۱۸): حقیقت صبر و رضا

اللہ تعالیٰ نے جس کا حکم فرمایا بندے کا اس پر راضی رہنا کمالِ دین میں ہے اور اسی سے دین کا نظام حاصل ہوتا ہے۔

حدیث [24]:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ کی ناراضگی کے ساتھ کسی سے ہرگز راضی نہ ہو۔ اور اللہ کے فضل کے خلاف ہرگز کسی کی تعریف نہ کرو، اور اس چیز پر ہرگز کسی کی مذمت نہ کرو جو اللہ نے تمہیں عطا نہیں کیا؛ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے رزق کو نہ تو کسی حریص کا حرص لا سکتا ہے اور نہ اسے تم سے کسی ناپسند کرنے والے کی ناپسندیدگی روک سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے عدل و انصاف سے راحت و کشادگی رضا اور یقین میں رکھی ہے اور حزن و غم، شک اور ناراضگی میں رکھی ہے۔''[۱]

حدیث [25]:

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ المعجم الكبير، ۱۰: ۲۶۶، حلية الأولياء، ۴: ۱۲۱، ۷: ۱۳۰، شعب الإيمان، ۱: ۲۸۳، الرضا عن الله، ص: ۱۱۱، رقم: ۹۴، مسند الشهاب، ۲: ۱۳۵، ۲۲۶۔

”وہ شخص ایمان کی لذت پا گیا جو اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہو گیا۔“[1]



[۱۹] باب الذکر للہ تعالیٰ

الوَاجِبُ عَلَى المُرِيد أن يذكر الله سبحانه و تعالىٰ أَبَدًا بِقَلْبه وَلا يَنْسَاه وَلا يَفْتر بِلِسَانه عَنْ ذِكره ما أَمْكَنَه ـ

الحديث السادس والعشرون:

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاء قَالَ قَالَ النَّبِيّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " أَلا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ ، وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ ، وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ ، وَخَيْر إِعْطَاءِ الذَّهَبِ وَالْوَرِق وَأَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهِمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ ؟ قَالُوا : مَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : ذِكْرُ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ ـ

الحديث السابع والعشرون:

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ اللهُ اللهُ

باب (۱۹): ذکرِ الٰہی

مرید پر لازم ہے کہ وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو اپنے دل سے یاد کرے، اسے نہ بھولے اور حتی الامکان اس کے ذکر سے اپنی زبان کو نہ روکے۔

حدیث [26]:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
”میں تمھیں تمھارا سب سے بہتر عمل نہ بتاؤں، جو تمھارے اعمال میں سب سے زیادہ تمھارے مالک کی رضا کا باعث ہو، اور سب سے زیادہ تمھارے درجات بلند کرنے والا ہے اور سونا چاندی خرچ (صدقہ) کرنے سے بھی بہتر ہے اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم دشمن کا سامنا کرو، تو اس کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمھاری گردنیں اڑائیں (اور تمھیں شہید

---

[1] مسلم، ۱: ۴۷، صحیح ابن حبان، ص: ۵۳۷، ترمذی، ۲: ۶۶۸، مسند احمد، ۲: ۳۸۳۔

کریں) صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایسا عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی یاد (ذکرِ الٰہی)۔"[۱]

حدیث [27]:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تک روے زمین میں اللہ کا نام لیوا ہے، قیامت قائم نہیں ہوگی۔"[۲]



[۲۰] باب إجتناب الرياء

سَبِيلُ المُؤْمنِ أَن يَجْتَهِدَ فِي التَّصَاونِ عن الرِّياءِ بكل وجه۔

الحديث الثامن والعشرون:

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: مَنْ صَلَّى مُرَائِيًا فَقَدْ أَشْرَكَ، وَمَنْ صَامَ مُرَائِيًا فَقَدْ أَشْرَكَ، وَمَنْ تَصَدَّقَ مُرَائِيًا فَقَدْ أَشْرَكَ. فَقَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ: أَفَلاَ يَعْمِدُ اللَّهُ إِلَى مَا كَانَ لَهُ مِنْ ذَلِكَ فَيَقْبَلَهُ وَيَدَعُ مَا سِوَى ذَلِكَ؟ قَالَ: فَقَالَ شَدَّادٌ: أَنَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا خَيْرُ شَرِيكٍ، أَوْ قَسِيمٍ، مَنْ أَشْرَكَ بِي فَعَمَلُهُ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ لِشَرِيكِي وَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ

الحديث التاسع والعشرون:

عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكَ الأَصْغَرَ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا الشِّرْكُ الأَصْغَرُ؟ قَالَ: الرِّيَاءُ، يَقُولُ اللَّهُ لَهُمْ يَوْمَ يُجَازِي الْعِبَادَ بِأَعْمَالِهِمْ: اذْهَبُوا عَلَى الَّذِينَ كُنْتُمْ تُرَاءُونَ فِي الدُّنْيَا، فَانْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ عِنْدَهُمْ جَوَائِزَ أَوْ خَيْرًا؟

باب (۲۰): رِیاکاری سے بچنے کا بیان

بندۂ مومن کی حق اور صحیح راہ یہ ہے کہ وہ بہر صورت ریاکاری (دکھاوے) سے بچے۔

۱۔ مسند احمد، ۱۸: ۵۶۶، ترمذی، ۲: ۸۶۸، موطأ، ۱: ۲۸۹۔

۲۔ مسلم، ۱: ۴۳، صحیح ابن حبان، ص: ۱۸۲۳، ترمذی، ۳: ۶۹، مسند احمد، ۱۱: ۸۵۔

حدیث [28]:

حضرت شدّاد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا:

"جس نے دکھاوے کے ساتھ نماز پڑھی، اُس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے ساتھ روزہ رکھا اُس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے ساتھ صدقہ دیا اُس نے شرک کیا۔ عوف بن مالک نے کہا: کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان اعمال کا ارادہ فرمائے جو اس کے لیے اخلاص کے ساتھ کیے گئے ہوں تو ان کو قبول فرمائے اور جو اخلاص کے سوا ہیں، ان کو چھوڑ دے۔

تو شداد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: (جو میرے ساتھ کسی کو شرک کرے تو میں) اس کا بہترین شریک یا سہیم ہوں۔ (یعنی میں شریک یا سہیم سے بے نیاز ہوں۔) جس نے میرے ساتھ شرک کیا، تو اس کا عمل خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ، وہ میرے شریک کے لیے ہوگا اور میں اس سے بے نیاز ہوں۔" [۱]

حدیث [29]:

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جس چیز کا تم پر زیادہ خوف ہے وہ شرکِ اصغر ہے۔ لوگوں نے عرض کی: شرکِ اصغر کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا کہ 'رِیا' ہے۔ جس دن بندوں کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا، ریا کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اُن کے پاس جاؤ جن کے دکھاوے کے لیے کام کرتے تھے۔ جا کر دیکھو کہ وہاں تمھیں کیا بدلہ اور اجر ملتا ہے۔" [۲]



[۲۱] باب إسبال الستر على المسلمين

كَمَالُ الْفُتُوَّةِ فِي الدِّيْنِ وَتَمَامُ الْمُرُوْءَةِ بين المسلمين إِسْبَالُ السَّتْرِ

۱۔ مسند أحمد، ۱۳: ۲۷۰، ۲۷۹، المعجم الكبير، ۷: ۳۳۹، كنز العمال، ۳: ۴۷۱۔

۲۔ مسند احمد، ۵۹، ۱۴: ۶۱، المعجم الكبير، ۳: ۲۵۳، مجمع الزوائد، ۱: ۱۰۴، شعب الإيمان، ۹: ۱۵۳۔

على ذوي المعايب.

الحديث الثلاثون:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وسَلَّم: لاَ يَطَّلِعُ رَجُلٌ عَوْرَةً فَيَسْتُرُهَا عَلَيْهِ إِلاَّ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ.

باب (۲۱): مسلمانوں کے ساتھ پردہ پوشی

دینِ متین میں کمالِ جواں مردی اور مسلمانوں کے درمیان واضح شرافت ومروّت مسلم بھائیوں کی پردہ پوشی کرنا ہے۔

حدیث [30]:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں؛ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا:

''جو شخص اپنے بھائی کے عیب [خامی/خرابی] پر مطلع ہوکر پردہ پوشی کردے تو ضرور جنت میں داخل ہوگا۔''[۱]



[۲۲] باب في حسن الظن بالله عزوجل

ألإنسانُ يجب أَنْ يكون حُسْنَ الظن بِالله سبحانه فِي جميع أَحواله من غير تقصير في حسن عبادته وأعماله.

الحديث الحادي والثلاثون:

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَمُوتَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللهِ

باب (۲۲): اللہ عزوجل کے ساتھ حسن ظن

انسان پر واجب وضروری ہے کہ حسنِ عبادت وبندگی میں کمی کے بغیر ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسنِ ظن رکھے۔

---

[۱] - المعجم الأوسط، ۲: ۱۳۱، مجمع الزوائد، ۶: ۲۳۹۔

حدیث [31]:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم میں سے کسی کو ہرگز موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ وہ اللہ عزّوجلّ کے ساتھ حسنِ ظن رکھتا ہو۔''[۱]



[۲۳] باب في إعانة المسلمين

الحديث الثاني والثلاثون:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ

باب (۲۳): مسلمانوں کی اعانت ومدد

حدیث [32]:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو کسی مومن کی ایک دنیوی تکلیف کو دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے آخرت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت کو دور فرمائے گا، اور جو کسی تنگ دست کے لیے آسانی کرے گا، اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس کے لیے آسانی فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہوتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہو، اور جو کوئی علم (دین) کی طلب میں کوئی

---

[۱] مسلم، ۸: ۱۶۵، ابو داؤد، ۳: ۲۲، ابن ماجہ، ۲: ۱۳۹۵، صحیح ابن حبان، ص: ۲۸۲، مسند احمد، ۱۱: ۳۶۱۔

راستہ چلے تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے، اور جب بھی کچھ لوگ اللہ کی مسجد میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کریں اور آپس میں کتاب اللہ سمجھیں سمجھائیں تو اُن پر سکینہ نازل ہوتا ہے، رحمت [الٰہی] ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انھیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ ان کا ذکر اپنے پاس والے فرشتوں میں فرماتا ہے۔ اور جس کا عمل اسے پیچھے کر دے، اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔"[1]



[۲۴] باب في حسن المعاملة مع الخلق:

مِن صِفَةِ الْأَولياء حُسن الْمُعَامَلة مع الخَلْق وَذلك مِن أَمارَات الصِّدْقِ فِي عُبُودِيَّةِ الْحَقِّ۔

الحديث الثالث والثلاثون:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ أَوْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ عَلَى كُلِّ قَرِيبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ

الحديث الرابع والثلاثون:

عَنْ أَبِي هريرة رضی اللہ عنہ قال : قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: "مَن أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وضَعَ عَنْهُ أَظَلَّهُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ۔

باب (۲۴): مخلوق کے ساتھ حسنِ معاملہ

اہل اللہ کی صفاتِ عظمیٰ میں ایک اہم صفت مخلوق کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا ہے، اور یہ اللہ کی سچی بندگی کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

حدیث [33]:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"کیا میں تمھیں ایسے لوگوں کی خبر نہ دوں جو جہنم کی آگ پر حرام ہیں، اور جہنم کی

[1] ـ مسلم، ۸: ۷۱، ترمذی، ۳: ۹۶، ابن ماجہ، ۱: ۸۲، مسند احمد، ۲: ۲۲۹۔

آگ ان پر حرام ہے؟ ہر قریب آنے والے، آسانی کرنے والے، نرمی برتنے والے اور نرم عادت والے پر جہنم کی آگ حرام ہے۔"[۱]

حدیث [34]:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی اللہ تعالیٰ اُس پر اُس دن سایۂ رحمت فرمائے گا، جس دن اس کی رحمت کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔"[۲]



[۲۵] باب صلة الرحم

صِلَةُ الرَّحْمِ مِنْ أَرْكَانِ الدِّيْنِ وَفَرَائِضِهِ۔

الحديث الخامس والثلاثون:

عَنْ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِي رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُمِدَّ اللهُ لَهُ فِي عُمُرِهِ وَيُوَسِّعَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيَدْفَعَ عَنْهُ مَيْتَةَ السُّوءِ فَلْيَتَّقِ اللهَ وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ

الحديث السادس والثلاثون:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

إِنَّ الرَّحْمَ لَتَتَعَلَّقُ بِالْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اِقْطَعْ مَنْ قَطَعَنِيْ، وَصِلْ مَنْ وَصَلَنِيْ۔

باب (۲۵): صلۂ رحمی

دینِ اسلام کے ارکان و فرائض میں سے ایک اہم رُکن صلہ رحمی ہے۔

حدیث [35]:

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱۔صحیح ابن حبان، ص: ۲۲۳، ترمذی، ۳: ۲۶۶، مسند احمد، ۳: ۹۲، المعجم الکبیر، ۱۰: ۲۸۵، المعجم الأوسط، ۶: ۲۸، المعجم الصغیر، ۱: ۳۶۔

۲۔مسلم، ۸: ۲۳۲، صحیح ابن حبان، ص: ۱۳۶۳، ترمذی، ۲: ۵۸۵، ابن ماجه، ۲: ۸۰۸۔

”جس شخص کو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی عمر دراز ہو، اس کے رزق میں وسعت ہو اور بُری موت سے بچے، تو وہ اللہ سے ڈرے اور صلہ رحمی کرے۔“[۱]

حدیث [36]:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

”قیامت کے دن رحم (قرابت) کو عرش سے لٹکا دیا جائے گا، وہ کہے گا: اے اللہ! جس نے میرے ساتھ تعلق منقطع کیا تو بھی اس سے تعلق منقطع فرمالے، اور جس نے مجھ سے تعلق جوڑا تو بھی اس سے تعلق جوڑ۔“[۲]



[۲۶] باب الرحمة علی خلق اللّٰہ عزوجل

ومن كَمَالَ الدِّين و تَمامه . وَحُسْنِ الإسلام ونِظامِه . الرَّحمة عَلَى خَلْقِ الله تبارك و تعالى .

الحديث السابع والثلاثون :

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ : مَنْ لاَ يَرْحَمِ النَّاسَ لاَ يَرْحَمْهُ اللهُ .

باب (۲۶): مخلوقِ خدا پر رحم کرنا

دینِ اسلام کا کمال و جمال، حسن و خوب صورتی مخلوقِ خدا پر رحم کرنا ہے۔

حدیث [37]:

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا، اللہ اُس پر رحم نہیں فرماتا۔“[۳]



۱۔ مسند احمد، ۲: ۱۰۵۔ المعجم الأوسط، ۳: ۲۳۳۔ بخاری، ۸: ۵۔ مسلم، ۸: ۸۔

۲۔ مسلم، ۸: ۷۔ المعجم الکبیر، ۲۳: ۲۰۳۔ مجمع الزوائد، ۸: ۱۵۰۔ شعب الإیمان، ۱۰: ۳۱۹-۳۲۳۔

۳۔ بخاری، ۹: ۱۱۵۔ مسلم، ۷: ۷۷۔ صحیح ابن حبان، ص: ۲۳۳۔ ترمذی، ۳: ۳۸۱۔ مسند احمد، ۱۳: ۲۰۲۔

[۲۷] بَابٌ في المؤمن يجب أن يحب لأخيه المسلم ما يحبه لنفسه

اَلْوَاجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِ ألا يؤثر نَفْسه على أَخِيْه الْمُسْلِم، وأن يَرْضى له ما يَرْضىٰ لنفسه۔

الحديث الثامن والثلاثون:

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

الحديث التاسع والثلاثون:

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَ كُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ۔

قال الحاكم: محفوظ صحيح من حديث الزهري، غريب من حديث بحر السقاء عنه، لم نكتبه عاليا إلا من هذا الوجه۔

باب (۲۷): مومن کے لیے ضروری ہے جو اپنے لیے پسند کرے، وہی مسلم بھائی کے لیے پسند کرے

مسلمان پر واجب وضروری ہے کہ اپنے مسلم بھائی پر اپنے آپ کو ترجیح نہ دے اور اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

حدیث [38]:

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم میں سے کوئی کامل مومن نہ ہوگا یہاں تک کہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی چیز پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔"[۱]

۱۔ بخاری، ۱: ۱۲، مسلم، ۱: ۴۹، ترمذی، ۴: ۶۶۷، ابن ماجہ، ۱: ۲۶، مسند احمد، ۱۰: ۳۵۱، ۱۱: ۱۰۸، ۳۱۰۔

حدیث [39]:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو، نہ ایک دوسرے سے پشت پھیرو، نہ ہی ایک دوسرے سے بغض رکھو، اور نہ ہی ایک دوسرے سے حسد کرو۔ اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو۔ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کو تین روز سے زیادہ چھوڑے رکھے۔'' [۱]



[۲۸] باب حسن الخلق

الخُلُقُ الحسن أَشْرَف خِصَال الْمُؤْمن وبه أَثْنى الْحَقُّ سبحانه عَلى رَسُوْلِه صلی اللہ علیہ وسلم فِي نَصِّ كِتَابِهِ فقال:

﴿وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ [سورة القلم: ٦٨، الآية: ٤]

الحديث الأربعون:

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: لَا يُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ شَيْءٌ أَفْضَلُ مِنْ خُلُقٍ حُسْنٍ.

الحديث الحادي والأربعون:

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ

باب (۲۸): حُسنِ اخلاق

اللہ کے بندوں کی عمدہ خصلتوں میں ایک خصلت حسنِ خلق ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اپنے پیارے نبی کی یوں تعریف فرمائی:

۱۔ بخاری، ۸: ۱۹، مسلم، ۸: ۱۰، ابو داؤد، ۵: ۳۱۸، ترمذی، ۳: ۳۹۱، موطأ، ۲: ۳۹۳، مسند احمد، ۱۰: ۳۵۱، ۱۱: ۱۰۹، مصنف ابن شیبة، ۱۳: ۵۸، شعب الإیمان، ۹: ۶۔

''اور بے شک تمھاری خُو بُو بڑی شان کی ہے۔''(سورۃ القلم:۶۸ : ۴)

حدیث [40] :

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''حسنِ اخلاق سے بہتر میزانِ عمل میں کوئی چیز نہیں رکھی جائے گی۔''[۱]

حدیث [41] :

حضرت نواس بن سمعان انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
نیکی حسن اخلاق ہے اور گناہ وہ چیز ہے جو تمھارے دل میں کھٹکتی رہے، اور تم یہ ناپسند کرو کہ لوگ اس پر مطلع ہوں۔''[۲]



[۲۹] باب حسن الخلق مع الأولاد والرفق بهم

الحديث الثاني والأربعون:

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا

باب (۲۹): اولاد کے ساتھ حسنِ اخلاق اور ان کے ساتھ نرمی کرنا

حدیث [42] :

حضرت ابوقتادہ سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اُمامہ رضی اللہ عنہا کو اُٹھائے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو اسے زمین پر بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اُسے اُٹھا لیتے۔''[۳]



---

[۱]۔ابو داؤد،۵: ۲۵۳،ترمذی،۳: ۵۳۶،مسند احمد،۱۸: ۵۴۵۔

[۲]۔مسلم،۶: ۸،ترمذی،۳: ۱۹۶،مسند احمد،۱۳: ۳۲۵،الأدب المفرد،ص: ۸۶۔

[۳]۔بخاری،۱: ۱۰۹،مسلم،۲: ۷۳،أبو داؤد،۲: ۲۶،نسائی،۲: ۹۵،موطأ،۱: ۲۳۰۔

[٣٠] باب في حسن الخلق مع الخدم:

الحديث الثالث والأربعون:

عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال:

إِذَا جَاءَ كُمُ الصَّانِعُ بِطَعَامٍ قَدْ أَغْنٰى عَنْكُمْ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَادْعُوْهُ فَلْيَأْكُلْ مَعَكُمْ. وَإِلَّا فَأَلْقِمُوْهُ فِيْ يَدِهِ. أَوْلِيْنَاوَلَهُ فِيْ يَدِهٖ.

باب (٣٠): خادموں کے ساتھ حُسنِ اخلاق

حدیث [43]:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب کھانا پکانے والا کھانا لے کر آئے حال یہ کہ اُس نے تم کو اس کی حرارت اور اس کے دھوئیں سے بچایا، پس اسے بلاؤ تا کہ وہ تمھارے ساتھ کھائے، ورنہ تم خود اس کے ہاتھ میں ایک لقمہ کھانا رکھ دو، یا وہ خود اس میں سے اپنے ہاتھ میں لے لے۔''[١]



[٣١] باب في الحب في الله تعالىٰ

الحب فی الله رکن فی الدین قوی وفرض شرعی مرعی۔

الحديث الرابع والأربعون:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَجِدَ طَعْمَ الْإِيْمَانِ فَلْيُحِبَّ الْعَبْدَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

الحديث الخامس والأربعون:

عن جابر بن عبد الله رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم:

اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللهِ تَعَالٰى عَلٰى مَنَابِرٍ مِنْ نُوْرٍ يَوْمِ الْقِيَامَةِ. يَغْبِطُهُمُ الشُّهَدَاءُ وَالصَّالِحُوْنَ.

باب (٣١): اللہ تعالیٰ کے لیے محبت

الحب فی اللہ (اللہ کے لیے محبت) دینِ متین میں ایک مضبوط رکن اور محفوظ شرعی

---

[١] ـ مسلم، ٥: ٩٣، أبو داؤد، ٣: ٣١٦، ابن ماجه، ٢: ١٠٩٣، مسند احمد، ٤: ٣٣٢۔

فریضہ ہے۔

حدیث [44]:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جس شخص کو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایمان کی لذت پائے تو وہ کسی بندے سے محبت صرف اللہ کے لیے کرے۔''[۱]

حدیث [45]:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ کے لیے آپس میں محبت کرنے والے قیامت کے دن نور کے ایسے منبروں پر ہوں گے جن پر شہدا اور صالحین رشک کریں گے۔''[۲]



[۳۲] باب في أن المؤمنين كنفس واحدة

الحديث السادس والأربعون:

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنِ اشْتَكَى رَأْسُهُ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمَّى وَالسَّهَرِ

الحديث السابع والأربعون:

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى۔

باب (۳۲): مسلمان (باهم) ایک جان کی طرح ہیں

حدیث [46]:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ مسند احمد، ۸، ۹: ۵۵۲، حلیۃ الأولیاء، ۷: ۲۰۳، مسند الطیالسی، ۳: ۲۳۵۔

۲۔ مسند احمد، ۱۶: ۱۸۳، المعجم الکبیر، ۲۰: ۸۷۔

”مسلمان (باہم) ایک شخص کی طرح ہیں، اگر اس کے سر میں تکلیف ہو تو بخار اور بے خوابی میں سارا جسم شریک ہوتا ہے۔“[۱]

حدیث [47]:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مسلمانوں کی آپس میں دوستی، رحمت اور شفقت کی مثال جسم کی طرح ہے۔ جب جسم کا کوئی عضو بیمار ہوتا ہے تو بخار اور بے خوابی میں سارا جسم اس کا شریک ہوتا ہے۔“[۲]



[۳۳] باب في الجود والسخاء

الحديث الثامن والأربعون:

عن عائشة رضی اللہ عنہا وعن أبيها رضی اللہ عنہ أن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال:

ما جُبِلَ وليٌّ للهِ عزَّ وجلَّ، إلّا على السَّخَاءِ وحُسْنِ الخُلُقِ.

الحديث التاسع والأربعون:

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيقٍ، وَإِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً، فَأَكْثِرْ مَاءَهَا، وَاغْرِفْ لِجِيرَانِكَ مِنْهَا

باب (۳۳): جُود و سخا کے بارے میں

حدیث [48]:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے بیان کرتی ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اللہ کے ولی کی تخلیق حُسنِ اخلاق اور جود و سخا پر ہوئی ہے۔“[۳]

---

[۱]۔ مسلم، ۸: ۲۰، مسند احمد، ۱۳: ۱۴۲، مصنف ابن ابی شیبة، ۱۹: ۱۲۱، المعجم الکبیر، ۲۱: ۱۱۳۔

[۲]۔ بخاری، ۸: ۱۰، مسلم، مسند احمد، ۱۳: ۸، ۱۳۹: ۲۰، شعب الإیمان، ۱۰: ۸۵۔

[۳]۔ تاریخ دمشق، ۵۳: ۴۶۲، فردوس الأخبار، ۲: ۶۹، ۴۳، کشف الخفاء، ۲: ۲۲۱۔

حدیث [49]:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے ابوذر! کسی نیکی کو حقیر نہ جانو، خواہ اپنے بھائی کے ساتھ کشادہ روئی سے ملنا ہو۔ جب تم سالن پکاؤ تو اس میں شوربا زیادہ رکھو، اور اپنے پڑوسی کا خیال رکھو۔'' [۱]



[۳۴] باب في إعانة الضعيف

الحديث الخمسون:

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم:

كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَالدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ والله يُحِبُّ إِغَاثَةَ اللَّهْفَانِ

باب (۳۴): کمزوروں کی مدد کرنا

حدیث [50]:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہر بھلائی صدقہ ہے اور نیکی کی رہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی مثل ہے اور اللہ تعالیٰ غم زدہ کی مدد کرنے والے کو پسند فرماتا ہے۔'' [۲]



[۳۵] باب التواضع

التواضع استحقار العبد نفسه، والإنقياد لقبول الحق، وألا يرى لنفسه مزية على غيره۔

الحديث الحادي والخمسون:

عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَيْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي فَدفعتُ الْبَابَ فَقَالَ: مَنْ هَذَا؛ قَالَ: قُلْتُ: أَنَا قَالَ: أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ

---

[۱] ۔ مسلم، ۸: ۳۷، صحیح ابن حبان، ص: ۲۳۳، ۲۵۶، مسند احمد، ۱۵: ۲۶۹، المعجم الکبیر، ۶: ۴۲۔

[۲] ۔ مسند ابی یعلی، ۳: ۳۶، شعب الایمان، ۳: ۱۹۵، ابو داؤد، ۵: ۳۲۸، ترمذی، ۳: ۵۱۵، مسند احمد، ۱۱: ۵۲۱۔

باب (۳۵): تواضع وانکساری

تواضع کا مطلب ہے: اپنی ذات اور حیثیت کو دوسروں سے حقیر جاننا، بلاجھجک حق کی تابعداری کرنا، اور دوسروں پر اپنی ذات کے لیے فضیلت نہ سمجھنا۔

حدیث [51]:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں قرض کے سلسلے میں آیا، جو میرے باپ پر تھا۔ میں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ نے فرمایا: کون ہے؟ میں نے کہا: میں ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''میں، میں۔'' گویا کہ آپ نے ناپسند فرمایا۔'' [۱]



[۳۶] باب في النصيحة للمسلمين

الحديث الثاني والخمسون:

عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ، سَمِعَ جَرِيرًا، يَقُولُ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ وَأَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ

باب (۳۶): مسلمانوں کی خیر خواہی

حدیث [52]:

حضرت زیاد بن علاء بن علاقہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی اور میں تمھارا خیر خواہ ہوں۔'' [۲]



[۳۷] باب في فضيلة صحبة المسلمين ومخالطتهم

الحديث الثالث والخمسون

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أنه قال:

۱۔ بخاری، ۸: ۵۵، مسلم، ۳: ۱۸۰، ابو داؤد، ۵: ۳۲۷، ترمذی، ۴: ۳۳۶، ابن ماجہ، ۳: ۲۰۶۔

۲۔ مسلم، ۱: ۵۳، نسائی، ۷: ۱۴۰، صحیح ابن حبان، ص: ۱۲۳۱، مسند احمد، ۱۳: ۳۱۰۔

إِنَّ الْمُؤْمِنَ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ، وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ.

باب (۳۷): مسلمانوں کی صحبت اور میل جول کی فضیلت

حدیث [53]:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جو مومن لوگوں سے میل جول رکھے اور ان کی ایذا پر صبر کرے، اسے زیادہ ثواب ہوتا ہے، اس مومن کی بہ نسبت جو لوگوں سے میل جول نہ رکھے اور ان کی ایذا پر صبر نہ کرے۔''[۱]



[۳۸] باب في حفظ البصر

الحديث الرابع والخمسون

عن بهز بن حكيم عن أبيه عن جده قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم:

حُرِّمَتِ النَّارُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَعْيُنٍ: عَيْنٍ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ، وَعَيْنٍ سَهِرَتْ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَعَيْنٍ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ

باب (۳۸): نگاہوں کی حفاظت

حدیث [54]:

ہم سے بیان کیا بہز بن حکیم نے وہ اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

''تین آنکھیں دوزخ پر حرام کر دی گئی ہیں: ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئے، دوسری وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں جاگے، تیسری وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے جھکی رہی۔''[۲]

---

[۱]۔ مسند احمد، ۲: ۴۸٦، مصنف ابن أبي شيبة، ۱۳: ۳۶۰، المعجم الأوسط، ۱: ۱۱۸، الادب المفرد، ص: ۱۳۵۔

[۲]۔ المعجم الكبير، ۱۹: ۴۱٦، مجمع الزوائد، ۵: ۲۹۰۔

[۳۹] باب الحلم

الحديث الخامس والخمسون

عن علی رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

إِنَّ الرَّجُلَ لَيُدْرِكُ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ بِالْحِلْمِ وَإِنَّهُ لَيُكْتَبُ جَبَّارًا وَمَا يَمْلِكُ إِلَّا أَهْلَ بَيْتِهِ

باب (۳۹): حلم و بُردباری

حدیث [55]:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”مسلمان حلم و بُردباری کی بدولت قائم اللیل اور صائم النہار کا درجہ پا تا ہے، اور ایک شخص ظالم لکھ دیا جاتا ہے، حالاں کہ وہ اپنے گھر والے کے علاوہ کا مالک نہیں ہوتا۔“[۱]



[۴۰] باب من له كفاية من المال من الحلال

الحديث السادس والخمسون

عن جابر بن عبد اللہ الأنصاری رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

مَنْ أَصَابَ مَالًا حَلَالًا فَكَفَّ بِهِ وَجْهَهُ، وَوَصَلَ بِهِ رَحِمَهُ، وَقَضَى بِهِ دِيْنَهُ، وَأَقَامَ بِهِ عَلَى جَارِهِ، لَقِيَ اللهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ عَلَى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَمَنْ أَصَابَ مَالًا حَرَامًا وَكَانَ مُكَاثِرًا وَمُفَاخِرًا وَمَرَائِيًا، لَقِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ۔

باب (۴۰): انسان کے لیے حلال مال کا کافی ہونا

حدیث [56]:

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”جس نے حلال مال کمایا تو اُس نے اپنے آپ کو بچایا، اور صلہ رحمی کی اور اس سے اپنا قرض ادا کیا، اور اپنے پڑوسی کی دیکھ ریکھ کی؛ وہ قیامت کے دن اللہ تعالی سے اس

۱۔ المعجم الأوسط، ۶: ۲۳۲، حلية الأولياء، ۲: ۲۸۹، مجمع الزوائد، ۸: ۲۴۔

حال میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودہویں کے چاند کی طرح ہوگا، اور جس نے حرام مال کمایا اور وہ بہت مال جمع کرنے والا فخر کرنے والا ریا کار تھا، تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔"

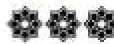


آخر الأربعين

والحمد لله وحده، وصلاته على نبينا محمد وآله وصحبه وسلم تسليما۔

حروفِ آخر:

چالیسواں باب اختتام پذیر ہوا، تمام حمد وثنا اللہ رب العالمین کے لیے جو یکتا ہے۔ خوب خوب دُرود وسلام نازل ہو ہمارے نبی کریم ﷺ اور ان کے آل واصحاب پر۔





فہرست

اربعین حسن معاشرت



العروۃ فی الحج والعمرۃ

فتاویٰ حج وعمرہ

مؤلف

حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

مرتب

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی

(ناظم اعلیٰ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

ناشر

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکست

کی ایک دلکش کاوش

شانِ الوہیّت و تقدیسِ رسالت کا ا

کوثر و تسنیم سے دھلے الفاظ، مشک و عنبر سے مہ

عشق و ادب کی حلاوتوں کا ماخذ

ترجمہ قرآن

کنز الایما